السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے:

(عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : (صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا، والمغرب والعشاء جمیعا فی غیر خوف ولا سفر ولا مطر" تو اس حدیث پر کب عمل کیا جاتا ہے؟ (فتاوی المدینہ :28"

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث سے یہ مراد نہیں ہے کہ جس طرح بہت سے طالب علم ایسے تھکاوٹ کی وجہ سے اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ کسی سبب کی وجہ سے نمازوں کے درمیان جمع کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ہر مسلمان پر اپنے شہر میں رہتے ہوئے یہ واجب ہے کہ ہر نماز اپنے وقت میں اور جماعت کے ساتھ ادا کرے۔ لیکن اگر اس کے لیے ایسی صورت بن جائے کہ وہ کسی مجبوری میں مصروف ہو جائے مسلسل اور اس دوران نماز کے وقت کا نکل جانے کا خدشہ ہو تو ایسی صورت میں جمع تقدیم یا جمع تاخیر کر سکتا ہے اور اس طرح سے نمازیں جمع کرنے کی علت اصل میں تکلیف کو رفع کرنا ہے لیکن جب مشکل نہ ہو تو ایسی صورت میں جمع نہیں کیا جائے گا۔ تو ہم پر واجب ہے کہ ہم اس پوری حدیث پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس حدیث کا ایک ٹکڑا ابھی باقی رہتا ہے۔ وہ یہ کہ لوگوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

"قالوا : ماذا أراد بذلک یا أبا العباس؟... قال : أَرَادَ أَلاَّ یُحْرِجَ أُمَّتَہُ"

اے ابو العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ایسا کرنے کے ساتھ آپ کا ارادہ کیا تھا؟ تو فرمایا کہ تاکہ اپنی امت پر مشقت نہ ہو تو یہاں اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کی حالت میں بغیر خوف و بارش کے نمازیں جمع کیں۔ تو کیا ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم رفع حرج کے لیے نمازیں جمع کریں؟ تو یہاں جب عذر شرعی واضح ہو یا نہ بہر حال اس فعل کے تعلق انسان کے اپنے نفس کے ساتھ ہے کہ اگر وہ مشقت محسوس کرتا ہے ہر نماز کی اپنے وقت میں ادائیگی پر تو وہ جمع کر سکتا ہے لیکن مطلق طور پر نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

نماز کا بیان صفحہ:196

محدث فتویٰ